نعت

بہزاد لکھنوی

اللہ اللہ عشق کا کعبہ نظر آنے لگا
اے تصور گنبد خضرا نظر آنے لگا

اب نگاہیں ہو چلیں میری حقیقت آشنا
چار جانب مجھ کو وہ روضہ نظر آنے لگا

عشق احمد ﷺ ہوگیا ہے جب سے دل میں ضوفگن
مجھ کو اپنی زیست کا منشا نظر آنے لگا

جو یقیں والے ہیں ان کو تو یقیں آ ہی گیا
بس گماں والوں نے پوچھا کیا نظر آنے لگا

ان کی رحمت دیکھ کر اُن کی غلامی کے طفیل
اب تو مجھ کو غیر بھی اپنا نظر آنے لگا

انکا درس زندگی دیکھا تو آنکھیں کُھل گئیں
دل کو مہمل سا غم دنیا نظر آنے لگا

برکتیں بھزاد ہیں یہ سب درود پاک کی
قلب کی رگ رگ میں عشق انکا نظر آنے لگا